
تربیتِ غوثیہ:
اہمیّت، ذرائع، اساسیّات اور ثمرات
۵ ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ / 18 ستمبر 2026ء
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور
گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: www.khutbatenizamia.com/ یا QR code سکین کریں:
042-37374429
0315-7374429
munpk7374429@gmail.com
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان
Join our channel
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان
Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA
Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA
Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA
Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ اَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا وَّ قُوۡدُہَا النَّاسُ وَ الۡحِجَارَۃُ عَلَیۡہَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ۔ [التحریم 6:66]

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو بے شمار اِعزازات سے نوازتا ہے، اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُن کے ہاتھوں خلافِ عادت وحیرت انگیز کام ظاہر ہوتے ہیں، جو دُنیاوی نظام کے مطابق ناممکن یا بہت مشکل ہوتے ہیں۔ اِن اُمور کو "کرامت" کہا جاتا ہے۔

ولی کی کرامت حقیقت میں اُس کے نبی کا مُعجِزہ ہوتی ہے اور نبی کا معجزہ باری تعالیٰ کی قدرت کا نظّارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ محبوبانِ خدا کی کرامات حقیقت میں اُن کے نبی کے مقام ومرتبے اور اُنھیں پیدا فرمانے والے ربِّ ذوالجلال کی عظمت وقدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔

والدۂ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بے موسم پھل عطا ہونا... اصحابِ کہف کے عقلوں کو عاجز کر دینے والے کئی اُمور... سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ایک عالِم اُمّتی کا پلک جھپکنے سے پہلے بہت بڑا تخت یمن سے شام میں لے آنا.. اِن سب کرامات کا ذکر خود قرآنِ حکیم نے فرمایا ہے۔ احادیثِ طیّبہ میں مذکور اُمور کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔

اُمّتِ مُصطَفویہ کے جن اولیائے کِرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامات بکثرت ظاہِر ہوئیں اُن میں ایک نمایاں نام محبوبِ سُبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ہے۔ اکابر علما نے لکھا کہ آپ کی کرامات کا مُشاہَدہ بے شُمار افراد نے کیا اور جس کثرت کے ساتھ آپ کی کرامات زبان زدِ عام ہیں اُس کی مثال کسی اور شخصیت میں نہیں ملتی۔[1]

ویسے تو شاہِ بغداد علیہ الرحمہ کی کرامات سے متعلق اکابِر نے مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں، مگر آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے اُمّت کو ایسی مثالی تعلیم وتربیت سے نوازا کہ لاکھوں افراد نے براہِ راست آپ کے ذریعے ہدایت پائی، جب کہ آپ کے تلامذہ وخُلَفا سے فیض پانے والوں کا تو شمار ہی نہیں۔ یہ "سب سے بڑی کرامت" اِس لیے ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کے عظیم ترین معجزے قرآنِ مجید کا اعجاز قیامت تک باقی رہے گا، یوں غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اِس کرامت کا اثر آج بھی نمایاں ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔

فتنوں کے اِس دَور میں اُسوۂ غوثیہ سے راہ نمائی لیتے ہوئے خود دینی تربیت حاصل کرنا اور اپنے متعلقین کی دینی تربیت کا اہتمام کرنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ آپ کے ماہِ وِصال کی مناسبت سے آج تربیتِ غوثیہ سے متعلق چند اَہَمّ اُمور کا تذکرہ کیا جائے گا۔

---

[1] قَالَ صَاحِبُ "الْمُغْنِيْ": لَمْ أَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ يُحْكَى عَنْهُ مِنَ الْكَرَامَاتِ أَكْثَرُ مِمَّا يُحْكَى عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ، وَلَا رَأَيْتُ أَحَدًا يُعَظَّمُ مِنْ أَجْلِ الدِّيْنِ أَكْثَرُ مِنْهُ. وَذَكَرَ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ شَيْخُ الشَّافِعِيَّةِ: أَنَّهُ لَمْ تَتَوَاتَرْ كَرَامَاتُ أَحَدٍ مِنَ الْمَشَايِخِ إِلَّا الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ، فَإِنَّ كَرَامَاتِهِ نُقِلَتْ بِالتَّوَاتُرِ. (الذيل على طبقات الحنابلة لابن رجب، ج:1، ص:292، دار المعرفة)

تربیت کی ضرورت واَہمیت

قرآن وسنت میں تعلیم اور تربیت.... دونوں کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے۔ دینِ متین جہاں تعلیم وتعلُّم، یعنی سیکھنے اور سکھانے پر زور دیتاہے، وہاں علم کو دلوں میں اُتارنے، کردار کا حصّہ بنانے اور عملی زندگی میں نافذ کرنے کی بھی تاکید فرماتا ہے۔ سرکارِ دوعالَم ﷺ فقط علم عطا کرنے پر اکتفا نہیں فرماتے، بلکہ تَزْکِیَہ وتَرْبِیَت کے ذریعے ظاہر وباطن کو پاکیزہ بھی فرماتے ہیں۔

کردار سازی کی اَہمیت جاننے کے لیے اِسی بات کو سمجھ لیجیے کہ اولاد پیدا کرنا اور اُسے کھلانا پلانا تو حیوانات بھی جانتے ہیں، انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کی کردار سازی کرے اور اُنہیں ایک اچھا مسلمان بنائے۔ یہ حقیقت ہے کہ "تربیت" تعلیم سے بھی زیادہ اَہَمّ ہے؛ کیونکہ اچھی تربیت ایک حد تک تعلیم کی کمی کو پورا کر سکتی ہے، مگر تربیت کے خلا کو تنہا تعلیم ہرگز پورا نہیں کر سکتی۔

اچھی تربیت کے لیے ضروری ہے کہ انسان خود بھی تربیت یافتہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اگر بندے کا اپنا کردار پاکیزہ نہ ہو تو وہ دوسروں کی کردار سازی میں مؤثّر کردار ادا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ہر مسلمان مَرد وعورت پر لازم ہے کہ وہ دینی تربیت حاصل کرے، اپنی ذات کو دین کے سانچے میں ڈھالے اور پھر حسبِ حیثیت اپنی اولاد، تلامذہ، ماتحت افراد اور دیگر متعلقین کی تربیت کرے۔ خاص طور پر گھریلو، خاندانی، دفتری اور اِدارہ جاتی سربراہان اور ہر صاحبِ اختیار کی شرعی، اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے کہ وہ تربیت کو اپنا شِعار بنائے؛ کیونکہ سیدِ عالَم ﷺ کے فرمانِ عالی شان کے مطابق ہر ذمّہ دار سے اپنے ماتحت افراد کے بارے میں باز پُرس ہوگی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا... "اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!" [التحریم 6:66] احادیثِ طیّبہ کے مطابق اہل وعیال کو آگ سے بچانے کا مطلب ہے کہ اُنھیں نیکی کا شوق دلایا جائے، بُری باتوں سے روکا جائے اور دینی تعلیم وتربیت فراہم کی جائے۔ (خزائن العرفان، ملخصًا)

اسلامی نقطۂ نظر سے اولاد، شاگردوں اور دیگر متعلقین کی ظاہری تربیت بھی ضروری ہے اور باطنی بھی:

- ظاہری تربیت یہ ہے کہ ارکانِ اسلام، رہن سہن، وضع قطع، لباس، کھانے پینے، نشست وبرخاست، دوست واحباب کے انتخاب، تعلیمی مشاغل اور ذرائعِ معاش وغیرہ سے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں شخصیت سازی کی جائے اور ایک اچھا مسلمان بنایا جائے۔
- باطِنی تربیت سے مراد ہے کہ دُرست اسلامی عقائد سکھائے جائیں، اچھے اَخلاق کا خُوگر بنایا جائے، سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی عادت ڈالی جائے، نیز تکبُّر وحسد وغیرہ بُری صفات سے دل کو پاک کرنے کی ترغیب دی جائے اور اِس کی عملی مشق کروائی جائے۔

بلا مُبالَغہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا برکات تربیت کے حوالے سے بھی اُسوۂ حسنہ ہے۔ آپ ﷺ خود بھی اعلیٰ ترین اَخلاق و کردار کے مالک تھے اور آپ نے اُمّت کی تربیت بھی ایسے حکیمانہ انداز میں فرمائی جو قیامت تک کے لیے مَشْعَلِ راہ ہے۔

تربیتِ غوثیہ

سرکارِ بغداد شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ اُن ہستیوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں جنہوں نے سیدِ عالَم ﷺ کے اُسوۂ حَسَنہ پر عمل کر کے دُنیا و آخرت کی عزّتیں اور سرفرازیاں حاصل کیں۔ غوثِ اعظم علیہ الرحمہ کی سیرتِ مبارکہ کے سبھی پہلو لائقِ تقلید ہیں، مگر آپ نے جس طرح اپنے نانا جان ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تربیت کا راستہ اختیار کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

غوثِ صمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے خود تربیت حاصل کی اور رحمتِ الٰہی سے سیدِ عالَم ﷺ کی نگاہِ کرم پا کر اپنا ظاہر و باطن چمکایا، پھر دوسروں کی تربیت فرما کر لاکھوں نہیں، بلا مبالغہ کروڑوں، بلکہ بے شمار افراد کے ظاہر و باطن کو نورِ ہدایت سے منوّر کیا اور کر رہے ہیں۔

تربیت حاصل کرنے سے متعلق آپ کی زندگی کا یہ پہلو نہایت روشن ہے کہ آپ خاندانی طور پر عظمت و شرف کے بلند مقام پر فائز تھے؛ کیونکہ آپ نجیب الطَّرَفَیْن، یعنی حَسَنی و حسینی سیّد ہیں، آپ کے والدِ ماجد حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولادِ امجاد سے ہیں اور آپ کی والدہ اُمّ الخیر اَمَۃُ الْجَبَّار فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسلِ پاک سے ہیں۔ اِس نَسَبی اِعزاز کے باوُجود آپ نے حیاتِ مبارکہ کے ابتدائی اٹھارہ سال اپنے مقامِ ولادت، یعنی ایران کے صوبہ گیلان (جیلان) میں رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ پھر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کی اجازت سے اُس دَور کے علوم و فُنون کے مرکز بغداد کا رُخ کیا اور نو سال تک اکابر اساتذہ و شیوخ سے ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے، پھر پچیس سال تک عراق کے مختلف جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت و ریاضت اور مُجاہدات کا سلسلہ جاری رکھا۔ یوں اکاون سال اور کچھ ماہ آپ اپنی کردار سازی کرتے رہے اور توفیقِ الٰہی سے اپنی شخصیت کو بامِ عُروج تک پہنچایا۔

جب آپ کا اپنا ظاہر و باطن انوارِ الٰہیّہ سے چمک اُٹھا تو آپ نے اُمّتِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع فرمایا اور کردار سازی و تربیت میں وہ بلند مقام حاصل کیا کہ تاریخ نگاروں نے لکھا: وَانْتَهَتْ إِلَيْهِ تَرْبِيَةُ الْمُرِيْدِيْنَ بِالْعِرَاقِ وَتَتَلَمَّذَ لَهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ۔ یعنی عراق میں مریدوں کی تربیت کا دار و مدار آپ ہی کی ذاتِ مبارکہ ٹھہری اور مخلوقِ خدا کی ایک بڑی تعداد نے آپ کی شاگردی اختیار کی اور فیض حاصل کیا۔ (مرآۃ الزمان فی تواریخ الأعیان لسبط ابن الجوزی، ج:21، ص:106، دار الرسالۃ العالمیۃ)

آپ اپنے تلامذہ و خُلَفا کو بھی دوسروں کی تربیت کا حکم فرماتے۔ آپ کا ایک ارشاد ہے: يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الزَّاوِيَةِ أَنْ يَكُوْنَ كَالشَّمْعَةِ؛ لِيُسْتَضَاءَ بِنُوْرِهٖ۔ صاحبِ خانقاہ / پیرِ طریقت کو شمعِ فَروزاں (روشن چراغ) کی طرح ہونا چاہیے؛ تاکہ مخلوقِ خدا اُس کی نورانیّت سے روشنی حاصل کر سکے۔ (أیضًا، ص:86۔ الذیل علی طبقات الحنابلۃ لابن رجب، ج:2 ص:46، دار المعرفۃ)

اگرچہ عمومی طور پر لوگ سیرتِ غوثیہ کے اِس پہلو کی طرف توجّہ نہیں کرتے، مگر بلا مبالغہ عصرِ حاضر کی اہم ترین ضرورت ہے کہ ہم غوثِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خود بھی تربیت حاصل کریں اور دوسروں کی بھی تربیت کریں۔

جذبہ تربیت

نبی کریم ﷺ انسانیت کی تعلیم وتربیت کے لیے نہایت فکر مند رہتے اور اِس کے لیے ہر ممکن ذریعہ اختیار فرماتے، حتّٰی کہ آپ ﷺ سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا: فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ۔ یعنی "مَیں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ (میں گرنے) سے بچاتا ہوں اور تم اُس میں گرے جاتے ہو۔" (صحیح مسلم، حدیث:2284)

اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے سیدِ عالم ﷺ کے "لاڈلے بیٹے" شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ بھی اُمّت کی تعلیم وتربیت اور اُسے ہلاکت سے بچانے کے لیے فکر مند رہتے۔

15 شوّال المکرّم 545ھ کو آپ نے اپنے مَدْرَسہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: مسلمان اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی میں سچا ہوتا ہے، وہ اپنے بھائی کے سامنے اُن باتوں کو واضح کرتا ہے جو اُس پر مخفی ہیں، وہ اُسے نیکیوں اور برائیوں میں فرق بتاتا ہے اور اُسے پہچان کرواتا ہے کہ کیا چیز اُس کے لیے نقصان دہ ہے اور کیا اُس کے لیے فائدہ مند ہے!

پھر آپ نے اپنے مبارک دل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

- سُبْحَانَ مَنْ أَلْقٰى فِيْ قَلْبِيْ نُصْحَ الْخَلْقِ وَجَعَلَهٗ أَكْبَرَ هَمِّيْ۔ اللہ پاک ہے، جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیا ہے اور اِسے میری زندگی کا سب سے بڑا مقصِد بنا دیا ہے۔
- إِنِّيْ نَاصِحٌ وَلَا أُرِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ جَزَاءً۔ مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور یقیناً اِس پر کسی مُعاوَضے کی خواہش نہیں رکھتا۔
- آخِرَتِيْ قَدْ حَصَلَتْ لِيْ عِنْدَ رَبِّيْ عزوجل، مَا أَنَا طَالِبُ دُنْيَا۔ میرا اُخروی انعام اللہ تعالیٰ کے حضور حاصل ہو چکا ہے اور دُنیا کی مجھے طلب ہی نہیں ہے۔
- فَرَحِيْ بِفَلَاحِكُمْ وَغَمِّيْ لِهَلَاكِكُمْ۔ میری خوشی اِس میں ہے کہ تم (دین پر عمل کرکے) کامیابی حاصل کرو اور میرا غم اِس میں ہے کہ تم (دین کو چھوڑ کر) ہلاکت میں مبتلا ہو جاؤ۔
- إِذَا رَأَيْتُ وَجْهَ مُرِيْدٍ صَادِقٍ قَدْ أَفْلَحَ عَلٰى يَدِيْ شَبِعْتُ وَارْتَوَيْتُ وَاكْتَسَيْتُ وَفَرِحْتُ۔ یعنی جب مَیں کسی سچے مُرید کا چہرہ دیکھوں جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے کامیابی کے راستے پر چلایا تو مجھے ایسی خوشی ہوتی ہے کہ بھوک بھی مٹ جاتی ہے، پیاس بھی بجھ جاتی ہے اور میرا وُجود لباس سے بھی مُزیّن ہو جاتا ہے۔ (الفتح الربّانی، مجلس:6، ص:41، دار الکتب العلمیۃ)

بحیثیتِ شیخ، استاذ، والد اور سربراہ ہمیں اپنے دامن میں جھانکنا چاہیے کہ کیا اپنے متعلقین کی دینی تربیت کا جذبہ ہمارے اندر بھی موجود ہے؟ اگر ایسا نہیں تو بہر حال یہ راستہ اختیار کرنا ہوگا؛ کیونکہ ہر ذمہ دار سے اپنے ماتحت افراد کے بارے میں باز پُرس ہوگی۔

ذرائعِ تربیتِ غوثیہ

غوثُ الثَّقَلَین شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ نے شوال ۵۲۱ھ / 1127ء میں مخلوقِ خدا کی تربیت کا آغاز کیا، پھر وصالِ مبارک ۵۶۱ھ / 1166ء تک مسلسل راہِ ہدایت دکھاتے رہے۔ یوں تقریباً چالیس سال آپ نے بندگانِ خدا کی تعلیم و تربیت میں گزارے۔

حضور غوثُ الوریٰ علیہ الرحمہ نے تربیتِ تلامذہ و مُریدین کے لیے مختلف ذرائع اختیار فرمائے:

1) **وعظ و نصیحت:** آپ علیہ الرحمہ نے ۵۲۱ھ میں اپنے شیخِ گرامی قاضی ابو سَعْد مُبارَک مُخَرِّمِی علیہ الرحمہ کے قائم کردہ مَدْرَسے میں وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا، جو بغداد شریف کے جنوب مشرقی مَحَلّے "بابُ الاَزَجّ" میں واقع تھا۔ ابتدا میں چند افراد حاضر ہوتے، مگر ربِّ کریم نے ایسی شہرت عطا فرمائی کہ مدرسہ کی جگہ کم پڑ گئی، پھر آپ باب الْحَلْبَة (باب الطلسم) کی عید گاہ میں وعظ فرماتے۔ جب یہ مقام بھی ناکافی ہوا تو شہر سے باہر وسیع میدان میں خطبہ ارشاد فرماتے۔ ازاں بعد اربابِ خیر نے مدرسہ کی جدید تعمیر اور توسیع کی، چنانچہ آپ وصالِ عالی ۵۶۱ھ تک وہیں پند و نصیحت فرماتے رہے۔

آپ کے مَواعظِ حسنہ میں کئی نمایاں خوبیاں تھیں، مثلاً: سامعین کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی، مگر بغیر مُکَبِّرُ الصَّوت (سپیکر) کے مجمع کے آخر تک آواز پہنچتی اور بکثرت ایسا ہوتا کہ آپ دورانِ گفتگو سامعین کے دلوں میں آنے والے خیالات و وَساوِس کے جوابات بھی ارشاد فرما دیتے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 400 افراد آپ کے ارشادات قلم بند کرتے تھے۔ آپ کے کلام میں ایسی تاثیر تھی کہ ہر مجلس میں غیر مسلم اسلام قبول کرتے، گمراہ افراد توبہ کر کے مسلکِ اہلِ سنّت و جماعت کے ساتھ وابستہ ہو جاتے اور گناہ گار توبہ کر کے اپنی زندگیاں سنوارتے۔ (دیکھیے: بهجة الأسرار، ذكر وعظه، ص:174 تا 189، مؤسسة الشرف/DKI)

2) **تدریس:** مَدْرسہ قادریہ (Qadiriyya University) کی نئی تعمیر ۵۲۸ھ / 1133ء میں مکمل ہوئی۔ اِس کے بعد سے وصالِ پُرانوار تک، 33 سال آپ اِسی جامعہ میں باقاعدہ طور پر بحیثیتِ مدرِّس کئی علوم و فُنون پڑھاتے رہے۔

3) **اِفتاء:** اِسی مدرسہ میں تینتیس سال تک آپ نے بحیثیتِ مفتی فتاوٰی جات تحریر فرما کر شرعی راہ نمائی کی۔ (ایضاً، ص:184)

4) **تصنیف:** قطب الاقطاب علیہ الرحمہ نے اُمّتِ مصطفویہ کی تربیت کے لیے عالی شان کتابیں بھی تصنیف فرمائیں، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: "فُتُوحُ الْغَيْب"، "اَلْفَتْحُ الرَّبَّانِي وَالْفَيْضُ الرَّحْمَانِي"، "سِرُّ الْأَسْرَار وَمَظْهَرُ الْأَنْوَار"، "جِلَاءُ الْخَاطِرِ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِر" اور "اَلْغُنْيَةُ لِطَالِبِي طَرِيقِ الْحَقّ"۔ زیادہ تر کتابیں اور اُن کے تراجم اب بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

5) **فیض رسانی:** تربیتِ غوثیہ کا ایک اَہَمّ اور مؤثّر ذریعہ باطنی و رُوحانی فیض بھی ہے۔ آپ کی باطنی توجّہ سے ہزاروں افراد کی دُنیا بدل گئی اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اکابر مشائخ گواہ ہیں کہ آپ کا روحانی تصرُّف اب بھی مُتوسِّلین کو نصیب ہوتا ہے۔

اساسیاتِ تربیتِ غوثیہ

غوثِ صمدانی علیہ الرحمہ نے اپنے تلامذہ و مُریدین اور متعلقین کی ہمہ جہت تربیت فرمائی۔ آپ کے تربیتی منہج میں تین چیزوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے: 1) عقائد و نظریات کی اصلاح۔ 2) شریعتِ مطہرہ کی پیروی۔ 3) رُسوخِ تصوُّف، یعنی دل کی اِصلاح و تطہیر۔

اِصلاحِ عقائد: تربیتِ غوثیہ کی پہلی بنیاد اصلاحِ عقائد ہے۔ آپ اپنی تقریروں اور تحریروں میں بکثرت کتاب وسنّت کی پیروی اور صحابۂ کرام وبزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقوشِ قدم پر چلنے کی تاکید کرتے اور عقائدِ اہلِ سنّت وجماعت پر استقامت کی تلقین فرماتے۔ آپ نے اُمّت میں فرقہ بندی والی حدیثِ مبارک ذکر کرکے لکھا: أَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔ نبیِ کریم ﷺ نے جس جماعت کو نَجات پانے والا قرار دیا، وہ اہلِ سنت وجماعت ہیں۔ (الغنية لطالبي طريق الحقّ [غنية الطالبين]، الجزء الأول، فصل في بيان الفرق الضالّة، ص:175، دار احياء التراث العربي۔ نیز دیکھیے: الفتح الربّانی، مجلس:55، ص:214)

اتّباعِ شریعت: تعلیماتِ غوثیہ کی دوسری اَساس یہ ہے کہ بندے کے اقوال وافعال شریعتِ مطہرہ کے تابع ہوں اور وہ کسی بھی حال میں شرعی احکام کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اِس حوالے سے حضور مُحیُ الدین جیلانی علیہ الرحمہ کا فقط ایک ارشاد ملاحظہ کیجیے:

⇐ اَلشَّرِيعَةُ الْمُطَهَّرَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ ثَمَرَةُ شَجَرَةِ الْمِلَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ۔ یعنی جیسے درخت کا مقصود وحاصل اُس کا پھل ہوتا ہے، یوں ہی دینِ اسلام کا مقصود وحاصل محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ شریعت ہے۔

⇐ شَمْسٌ أَضَاءَتْ بِنُوْرِهَا ظُلْمَةَ الْكَوْنِ۔ شریعت ایسا چمکتا سورج ہے جس نے اپنے نور سے سارے جہان کی تاریکی کو جگمگا دیا ہے۔

⇐ اِتِّبَاعُ شَرْعِهٖ يُعْطِيْ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ۔ جانِ رحمت ﷺ کی شریعتِ مبارکہ کی پیروی دونوں جہان کی سعادت عطا کرتی ہے۔

⇐ اِحْذَرْ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دَائِرَتِهٖ! إِيَّاكَ أَنْ تُفَارِقَ إِجْمَاعَ أَهْلِهٖ! یعنی خبردار! شریعت کے دائرے سے باہر نہ نکلنا! علمائے شریعت کی مُتَّفَقہ رائے کو کبھی نہ چھوڑنا! (بهجة الأسرار للشطنوفي، ذكر فصول من كلامه مرصعا بشيء من عجائب أحواله، ص:99، مؤسسة الشرف/DKI۔ فتاوٰی رضویہ، ج:21، ص:537، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ)

رُسوخِ تصوُّف: تربیتِ غوثیہ کی تیسری بنیاد رُسوخِ تصوف ہے۔ تصوُّف کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے دل کو اُن عمدہ اوصاف سے آراستہ کرے جن کا قرآن وسنّت میں حکم دیا گیا ہے اور اُن مذموم صِفات سے پاک کرے جن سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً: بندہ رِضائے الٰہی پر راضی رہنے، اِخلاص، عاجزی، خُشوع وخُضوع، اچھا گمان اور خیر خواہی وغیرہ اوصافِ حمیدہ کو دل میں پختہ کرنے کی کوشش کرے... اور تکبُّر، حَسَد، بخل، لمبی اُمّید، بدگُمانی، ناشکری، لالچ اور دُنیا کی مَحبَّت سے دل کو پاک کرے۔

حضور قطبِ ربّانی علیہ الرحمہ اپنی ہر مجلس ومقالے میں اِن باتوں کی تربیت فرمایا کرتے تھے اور یہی سلسلۂ قادریہ کی بنیاد ہیں۔

ثمراتِ تربیتِ غوثیہ

سرکارِ بغداد علیہ الرحمہ کی کاوِشیں فقط اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لیے تھیں، چنانچہ ربِّ کریم نے اُن میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ آپ کی تعلیم وتربیت کا اثر فقط ایک علاقے یا دَور تک محدود نہیں رہا، بلکہ مشرِق ومغرب تک پہنچا اور اب بھی اُس کے اثرات نمایاں ہیں:

- آپ کے مَدْرَسہ وخانقاہ سے ہر سال تقریباً تین ہزار علما ظاہری وباطنی علوم سے آراستہ ہو کر فارغ التحصیل ہوتے۔ یوں تینتیس سال میں آپ نے تقریباً ایک لاکھ علما تیار کیے، جنھوں نے دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل کر اُمّت کی تربیت کی اور مزید بے شمار افراد کی کردار سازی کی اور یوں علم وعمل اور تربیت کا یہ فیض نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا آج تک جاری وساری ہے۔

(ملاحظہ کیجیے: الشیخ عبدالقادر الجیلانی: الإمام الزاھد القدوۃ، از ڈاکٹر عبدالرزاق کیلانی، ص:286، دار القلم)

- آپ کے خطابات میں خالقِ کائنات نے ایسی تاثیر رکھی تھی کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہو جاتی، اشک بہہ پڑتے، غیر مسلموں کو اسلام، گمراہوں کو عقیدۂ اہلِ سنّت وجماعت اور گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوتی۔

آپ نے خود فرمایا: وَتَابَ عَلٰی یَدَیَّ مِنَ الْعَیَّارِیْنَ وَالْمَشَّالِحَۃِ أَکْثَرُ مِنْ مِائَۃِ أَلْفٍ، وَھٰذَا خَیْرٌ کَثِیْرٌ۔ یعنی میرے ہاتھ پر ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکوؤں، بدکاروں اور فاسق وفاجر افراد نے توبہ کی، یہ بہت بڑا فضل ہے۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، ج:12، ص:260، دار الغرب الاسلامی۔ سیر أعلام النبلاء، ج:20، ص:447)

- آپ کی تربیت کا اثر فقط عوام تک ہی نہیں تھا، بلکہ حکمران، سپہ سالار اور قاضی بھی آپ کی تعلیم وتربیت سے فیض یاب ہوتے تھے۔ سلطان نور الدین زَنگی علیہ الرحمہ اسلامی افواج کے سپہ سالاروں کو تعلیم وتربیت کے لیے شاہِ جیلاں علیہ الرحمہ کے مدرسہ میں بھیجتے اور تربیت کے بعد اُنھیں مختلف محاذوں پر ذمّہ داریاں سونپتے۔ آپ کے تربیت یافتہ افراد سلطان نور الدین محمود زَنگی (م:1174ء) اور سلطان صلاح الدین ایّوبی (م:1193ء) علیہما الرحمہ کے مشیرانِ خاص اور مختلف صوبوں کے قاضی ومُعلِّم رہے۔ مثلاً:
  - تلمیذِ غوثِ اعظم حضرت زین الدین علی بن ابراہیم دمشقی علیہ الرحمہ سلطان صلاحُ الدین ایوبی کے مُشیرِ خاص تھے۔
  - خلیفۂ شاہِ جیلانی حضرت حامد بن محمود حرانی علیہ الرحمہ حَرّان (موجودہ دَور میں ترکی کا ایک شہر) کے قاضی ومُعلّم مقرر ہوئے۔
  - جب ۵۸۳ھ / 1187ء میں سلطان صلاح الدین ایّوبی علیہ الرحمہ نے بیت المقدس کو فتح کیا تو خطبۂ جمعہ قاضیِ دمشق ابو المَعالی محمد ابن الزّکی شافعی علیہ الرحمہ نے دیا اور نماز کے بعد سلطان کی فرمائش پر فقیہ زین الدین علی ابن نَجا قادری حنبلی علیہ الرحمہ نے وعظ فرمایا، یہ حضرات بھی حضور غوثِ اعظم علیہ الرحمہ کے تلامذہ اور خلفا تھے۔

(ملاحظہ کیجیے: الشیخ عبدالقادر الجیلانی: الإمام الزاھد القدوۃ، ص:196 تا 198)

چنانچہ غوثِ اعظم علیہ الرحمہ حقیقی معنوں میں عالَمی مبلغِ اسلام، مجدِّدِ ملت، مصلحِ اُمّت اور مسلمانانِ عالَم کے مُربّی ومحسن ہیں۔

حرفِ آخر: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت اور ہماری حالت

اولیائے کِرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامات برحق ہیں اور یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی شانِ قدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔ قرآن وسنّت میں بھی متعدّد کراماتِ اولیا کا ذکر موجود ہے اور اِن کا انکار فقط گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ کرامات، اولیائے کرام علیہم الرحمہ کا مقصود نہیں ہوتیں اور نہ ہی وہ اِن پر فخر کرتے ہیں، اُن کا مقصود اُمّت کی تعلیم وتربیت اور اِصلاح وخیر خواہی ہوتا ہے۔

غوثِ صَمَدانی شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کی کرامات بے شمار ہیں اور اکابر علماء ومحدّثین علیہم الرحمہ نے آپ کی کرامات سے متعلق مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں... تاہم آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے تعلیم وتربیت اور رُوحانی فیض کے ذریعے بے شمار افراد کے ظاہِر وباطن کو سنوارا۔ آپ نے صرف خود ہی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام نہیں دیا، بلکہ ایک لاکھ کے قریب علماء ومشائخ تیار کرکے اُنہیں دُنیا بھر میں روانہ فرمایا اور اتنے عظیم انقلاب کا ذریعہ بنے جس کے اثرات صدیوں بعد آج بھی نمایاں ہیں۔

عصرِ حاضر میں تربیت کی اشدّ ضرورت ہے؛ اِسی لیے شاہِ جیلان علیہ الرحمہ کے ماہِ وِصال کی مُناسَبَت سے آج تربیتِ غوثیہ سے متعلق کچھ گزارشات پیش کی گئیں۔ چند اَہَمّ نِکات یہ ہیں:

1) قرآن وسنّت سے معلوم ہوتا ہے کہ تربیت، کردار سازی اور اسلام کو عملی زندگی میں نافذ کرنا بے حدّ ضروری ہے۔ ہر مسلمان مَرد وعورت پر لازم ہے کہ خود بھی دینی تربیت حاصل کرے اور حسبِ حیثیت اپنی اولاد، تلامذہ، ماتحت افراد اور دیگر متعلقین کی تربیت کا بھی اہتمام کرے۔ ارشادِ نَبَوی کے مطابق ہر ذمّہ دار سے اپنے ماتحت افراد کے بارے میں باز پُرس کی جائے گی۔

2) حضور غوث الورٰی علیہ الرحمہ نے اُمّت کی تعلیم وتربیت کے لیے مختلف ذرائع اختیار فرمائے:

i. آپ مجمعِ عام میں وعظ ونصیحت فرماتے، جس میں سامعین کی تعداد 70,000 تک بھی پہنچ جاتی تھی۔ تقریباً 400 افراد آپ کے ارشادات لکھتے اور ہر مجلسِ وعظ میں سینکڑوں افراد کو اسلام وتوبہ کی توفیق نصیب ہوتی۔ یہ سلسلہ ۵۲۱ھ سے آپ کے وِصالِ پُرانوار ۵۶۱ھ تک مسلسل چالیس سال جاری رہا۔

ii. آپ نے ۵۲۸ھ سے وصال تک تقریباً تینتیس سال تدریس فرمائی، روزانہ طلبہ کو متعدّد علوم بذاتِ خود پڑھایا کرتے تھے۔

iii. اتنے ہی عرصے تک آپ بحیثیتِ مفتی مسندِ اِفتاء پر بھی فائز رہے اور فتاوٰی تحریر فرما کر اُمت کو شرعی مسائل کی راہ نمائی عطا فرماتے تھے۔ آپ کو اپنے دَور کا "مفتیٔ اعظم" کہنا بے جا نہیں۔

iv. آپ نے مختلف موضوعات پر وقیع کتابیں تحریر فرمائیں، جو آج بھی بازار میں دستیاب ہیں اور راہِ ہدایت دکھا رہی ہیں۔

v. تربیتِ غوثیہ کا ایک مؤثّر ذریعہ آپ کا رُوحانی فیضان بھی ہے، آپ نے اپنی ظاہری حیاتِ مُبارَکہ میں بھی نگاہِ فیض سے بے شمار افراد کے دلوں کی دُنیا بدل دی اور آج بھی آپ کا فیض جاری وساری ہے۔ اہلِ نظر فرماتے ہیں کہ راہِ طریقت میں جسے جو بھی مقام ومرتبہ ملتا ہے وہ آپ کے واسطے سے ہی ملتا ہے۔

3) حضور غوث الثَّقَلَین علیہ الرحمہ کے تربیتی مَنْہَج / طریقۂ تربیت میں تین چیزوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے:

i. اِصلاحِ عقائد: آپ اپنے مَوَاعظِ حسنہ اور تصانیف میں صحابۂ کِرام اور بزرگانِ دین علیہم الرضوان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عقائدِ اہلِ سنّت وجماعت پر استقامت اختیار کرنے اور گمراہ فرقوں سے دُور رہنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

ii. اتباعِ شریعت: آپ ہمیشہ یہ تربیت فرماتے تھے کہ بندے کو کسی بھی حال میں شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے۔

iii. رُسوخِ تصوُّف: آپ قرآن وسنّت کی تعلیمات کے مطابق دلوں کو عمدہ اوصاف سے آراستہ کرنے اور بُری صفات سے پاک کرنے کی بھرپور تلقین فرمایا کرتے تھے اور یہی حقیقی تصوُّف وطریقت ہے۔

4) سرکارِ بغداد علیہ الرحمہ کی تربیت میں ربِّ کریم نے ایسی تاثیر عطا فرمائی کہ لاکھوں افراد براہِ راست آپ سے فیض یاب ہوئے اور آپ کے تلامذہ وخلفا کے ذریعے ہدایت پانے والوں کی تعداد کا تو شمار ہی نہیں۔ آپ کا فیضان حکومتی ایوانوں تک بھی پہنچا، حتّٰی کہ سلطان نور الدین محمود زَنگی اور سلطان صلاح الدین ایّوبی رحمۃ اللہ علیہما کے اَدوار میں آپ کے تربیت یافتہ افراد سلاطین کے مشیرانِ خاص، مختلف صوبوں کے قاضی ومُعلِّم اور اسلامی افواج کے کمانڈر رہے۔ ایّوبی دَور میں جب بیت المقدِس فتح ہوا تو اُس معرکے میں بھی آپ کے فیض یافتہ افراد پیش پیش تھے۔

آج مسلمانانِ عالَم، خصوصًا آپ کے جملہ عقیدت مندوں کو آپ کی تعلیمات پر عمل کی اشدّ ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ آپ کی تربیت کے مطابق عقائدِ اہلِ سنّت وجماعت پر پختگی کے ساتھ قائم رہیں، شریعتِ مطہرہ کی کامل پیروی کریں اور حقیقی تصوُّف کی تربیت لیتے ہوئے اپنے باطن کو سنوارنے کی بھی بھرپور کوشش کریں۔

شرعی مسئلہ: جب بائع، یعنی بیچنے والا (Seller) اور مشتری، یعنی خریدنے والا (Purchaser/ Customer) اِیجاب وقبول کرلیں تو بیع لازم ہوجاتی ہے اور کسی شرعی وجہ کے بغیر فریقَین کو یک طرفہ طور پر بیع ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔

البتہ جب فروخت کنندہ یا خریدار یہ شرط رکھے کہ اگر مجھے سودا منظور نہ ہوا تو بیع کو ختم کردوں گا تب شرط رکھنے والے کو بیع ختم کرنے کا اختیار ہوگا، اِسے خیارِ شرط کہتے ہیں اور اِس کی زیادہ سے زیادہ مدّت تین دن ہے۔ اگر تین روز میں بیع کو ختم نہ کیا تو سودا (Deal) لازم ہوگا اور اب یک طرفہ طور پر فسخ کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینی تربیت حاصل کرنے اور اپنے متعلقین کو بھی دینی تربیت فراہم کرنے کی توفیق سے نوازے!

خالقِ کائنات تمام اُمتِ مسلمہ کو ہر طرح کی آفات سے نَجات عطا کرے! خصوصًا پاکستان کی مَعاشی مشکلات کو آسان فرمائے اور حوادِثِ زمانہ سے اِس کی حفاظت فرمائے! ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی وبیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، اِسے امن وسلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ فرمادے!

قادرِ مطلق مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار فرمائے! اہلِ غزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!